مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

دعوۃ الحق

”دعوت اور لوگوں کی اصلاح فرض کفایہ ہے“

میرے محترم! بیوی اور بچوں کے حقوق آپ پر واجب ہیں اسی طرح والدین کے حقوق اور خدمت گذاری بھی آپ فرض ہے دوسری طرف دین کا پھیلانا اور لوگوں کی اصلاح کرنا بھی فرض ہے مگر یہ فرض کفایہ ہے اس لئے جب آپکو والدین اور بیوی بچوں کی ضروریات سے فراغت ہو تو تبلیغی کاموں میں لگئے اسی بناء پر تبلیغ کی اسکیم میں سال بھر کے پورے دن لوگوں سے نہیں لئے جاتے بلکہ خالی اوقات یعنے سال میں ایک مہینہ یا پندرہ دن لیا جاتا ہے والدین جاجدین کی خدمت گذاری میں ہرگز کوتاہی نہ کیجئے ان کی دعائیں حاصل کیجئے۔

(مکتوبات شیخ الاسلام حضرت اقدس حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ)

مقامی مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ، ٹمل ناڈو

ایک منٹ کا مدرسہ

سبق نمبر (۵)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

(۱) ترجمہ اذکار نماز عَالیٰ جَدُّكَ "اور تیری شان بہت بلند ہے ۔"

(۲) نماز کی سنتیں ۵) "تکبیر تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا"۔

(۳) بڑے بڑے گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے گرا دینے یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے (مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں) (۵) کسی کا عیب تلاش کرنا۔

(۴) گناہ کے نقصانات دنیا میں پیش آتے ہیں (۵) گنہگار کو اکثر کاموں میں دشواری پیش آتی ہے۔

(۵) طاعت کے فائدے دنیا میں پیش آتے ہیں (۵) نیکی کی برکت سے زندگی مزیدار ہو جاتی ہے۔ فی الواقع کھلی آنکھوں یہ بات نظر آتی ہے کہ ایسی پُر لطف زندگی بادشاہوں کو بھی میسر نہیں۔

ماهنامہ

دعوۃ الحق

جلد (۱)

شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

شمارہ (۵)

ستمبر ۲۰۰۵ء

اجازت فرمودہ

محی السنۃ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی قدس اللہ سرہٗ

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم
ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف صاحب زید مجدھم

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

قیمت ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون ایک سو روپے، ششماہی ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلسِ دعوۃ الحق، پرنام بٹ۔ ٹملناڈو

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے انٹرا گرافکس بنگلور سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلّیا

عرض حال

استقبال رمضان

قرآن کریم نے ماہ رمضان کو نزول قرآن کا مہینہ قرار دیا اور اسی مہینے میں ایک ایسی مبارک رات چھپائی جسکے بارے میں خود فرمایا **خیر من الف شہر** یعنے ہزار مہینوں سے بہتر رات۔

رمضان ہو یا قرآن یہ سارے انعامات انسان کی سعادت کیلئے عطا کئے گئے یہ خود کیا کم احسان عظیم تھا لیکن اس سے زیادہ عنایات خداوندی دیکھئے کہ ان دونوں نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے بہترین طریقہ کار بلکہ اسباب بھی مہیا کردیئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ قرآن جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازنے کیلئے اللہ پاک نے اپنے محبوب کو سارے تعلقات سے منقطع ہو کر غارِ حراء میں خلوت گذینی پر آمادہ کیا جس کا حدیث میں ذکر ہے **وحبب الی الخلاء** یعنے از خود خلوت پسندی میری طبیعت بن گئی حالانکہ محبوب خدا کی ساری زندگی ہی خلوت وانقطاع الی اللہ کا نمونہ تھی لیکن پھر بھی قرآن ... فیضان حقیقی سے مکمل اکتساب کیلئے چار باتوں کا اہتمام کیا گیا۔ قلت کلام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع الانام۔

انہی کے فیوض وبرکات کو امت اسلامیہ کیلئے بھی آسان بنانے کیلئے حق جل مجدہ نے ماہ رمضان کا عظیم موقع مہیا فرمایا جس کے اندر دو عبادتوں کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، صیام وقیام، جنکی برکت سے ہمکو قلت کلام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع الانام، یعنے کم کھانا، کم سونا، کم بات کرنا، کم ملنا جلنا، نصیب ہوتا ہے اگر ان عبادتوں کو صحیح طور پر کما حقہ ادا کیا جائے تو یقیناً قرآن کریم کے فیوض وبرکات حاصل ہوں گے جن کے مجموعہ کا نام تقویٰ رکھا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام** (اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے شاید متقی بن جاؤ)۔

یہی تقوی اصل ہدایت ہے جوقرآن کریم سے حاصل ہوتی ہے **شهر رمضان الذی انزل فيه القرأن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان ۔**

ترجمہ: مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن ھدایت ہے لوگوں کے واسطے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔

قرآن کو ماننے والی ملت اسلامیہ کا امتیاز یہی ہے کہ وہ کتاب الہٰی سے ہدایت کی روشنی حاصل کرے اور اسکی کھلی ہدایات کو سامنے رکھ کر حق و باطل ،حلال وحرام ، جائز نا جائز ، میں فرق کرے اور یہی وہ تقوی ہے جس کے لئے روزہ تلاوت تراویح تلاوت قرآن زکوٰۃ وصدقات سے مددلینا آسان کیا گیا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایمان واحتساب کا دامن ہرگز نہ چھوڑا جائے۔

یعنے یہ اعمال خالصا لوجہ اللہ حکم الہٰی کی تعمیل اور رضائے خداوندی کے حصول کی نیت سے کئے جائیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ امت کی نجات تقوی میں ہے۔ تقوی کا راستہ قرآن دکھاتا ہے۔ قرآن سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے کم کھانے ،کم سونے ،کم بات کرنے ،کم ملنے جلنے کا ایک سالانہ نصاب یا کورس رمضان کے صیام وقیام کی صورت میں دیا گیا ہے۔

کیا عجب کہ یہ تیس اور شوال کے چھ چھتیس روزے سال کے تین سو ساٹھ دنوں پر اثر انداز ہوں اور تقوی کا دامن تھامنے میں رحمت کاملہ سے امت مسلمہ کو سرفراز فرمائے۔

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح وقلم نہ ہوتا
یہ بزم کون مکاں نہ ہوتی جو وہ امام رسل نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

درسِ قرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہٗ

روزہ شریعت اور تاریخ کی روشنی میں

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر وعلی الذین یطیقونهٗ فدیة طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لهٗ وان تصوموا خیرلکم ان کنتم تعلمون ○

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ، چند روز ہیں گنتی کے، پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو ان پر انکی گنتی ہے، اور دنوں سے، اور جن کو طاقت ہے روزہ کی ان کے ذمہ بدلہ ہے ایک فقیر کا کھانا، پھر جو کوئی خوشی سے کرے نیکی تو اچھا ہے اس کے واسطے، اور روزہ رکھو تو بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

روزہ کی فرضیت کا حکم مسلمانوں کو ایک خاص مثال سے دیا گیا ہے، حکم کے ساتھ یہ بھی ذکر فرمایا کہ یہ روزے کی فرضیت کچھ تمہارے ساتھ خاص نہیں، پچھلی امتوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے۔ اس سے روزے کی خاص اہمیت بھی معلوم ہوتی۔ اور مسلمانوں کی دلجوئی کا بھی انتظام کیا گیا کہ روزہ اگرچہ مشقت کی چیز ہے، مگر یہ مشقت تم سے پہلے بھی سب لوگ اٹھاتے آئے ہیں تو بڑی بات ہے کہ مشقت میں بہت سے لوگ مبتلا ہوں تو وہ ہلکی معلوم ہونے لگتی ہیں۔

آیت کریمہ میں صرف اتنا بتلایا گیا ہے کہ روزے جسطرح مسلمانوں پر فرض کئے گئے، پچھلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پچھلی امتوں کے روزے عام حالات وصفات میں مسلمانوں ہی کے روزوں کے برابر ہیں، مثلاً روزوں کی تعداد، روزوں کے اوقات کی تحدید، اور یہ کہ کن ایام میں رکھے جائیں، ان امور میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ چنانچہ واقعہ بھی ایسا ہی ہوا کہ تعداد میں بھی کمی بیشی ہوتی رہی اور روزے کے ایام اور اوقات میں فرق ہوتا رہا ہے۔

مسند احمد میں حضرت معاذ بن جبل ؓ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ نماز کے معاملات میں بھی ابتدائے اسلام میں تین تغیرات ہوئے اور روزے کے معاملات میں بھی تین تبدیلیاں ہوئیں۔روزے کی تین تبدیلیاں یہ ہیں۔رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو ہر مہینہ میں تین روزے اور ایک روزہ یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کا رکھتے تھے پھر رمضان کی فرضیت نازل ہوگئی، **کتب علیکم الصیام** تو حکم یہ تھا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ روزہ رکھ لے یا فدیہ دیدے اور روزہ رکھنا بہتر اور افضل ہے پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت "**من شهد منكم الشهر**" نازل فرمادی اس آیت سے تندرست قوی کے لئے یہ اختیار ختم کر کے صرف روزہ رکھنا لازم کرایا، مگر بہت بوڑھے آدمی کے لئے یہ حکم باقی رہا یہ تو دو تبدیلیاں ہوئیں، تیسری تبدیلی یہ ہوئی کہ شروع میں افطار کے بعد کھانے پینے اور اپنی خواہش پورا کرنے کی اجازت صرف اس وقت تک تھی جب تک آدمی سوئے نہیں جب سوگیا تو دوسرا روزہ شروع ہوگیا۔کھانا پینا وغیرہ ممنوع ہوگیا اللہ تعالیٰ نے آیت **احل لكم ليلة الصيام الرفث الاٰية** نازل فرما کر یہ آسانی عطا فرمادی کہ اگلے دن صبح صادق تک کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہیں، سوکر اٹھنے کے بعد سحری کھانے کو سنت قرار دیدیا گیا۔

رمضان کی فضلیت اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو اپنی وحی اور آسمانی کتابیں نازل کرنے کیلئے منتخب کرر کھا ہے، چنانچہ قرآن بھی اسی ماہ میں نازل ہوا، مسند احمد میں حضرت واثلہ ابن اسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور تورات چھ رمضان میں نازل ہوئی انجیل تیرہ رمضان اور قرآن کریم چوبیس رمضان میں نازل ہوا۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ زبور بارہ رمضان انجیل اٹھارہ رمضان میں نازل ہوئی، حدیث مذکورہ میں پچھلی کتابوں کا نزول جس تاریخ میں ذکر کیا گیا ہے۔اسی تاریخ میں وہ کتابیں پوری کی پوری انبیاء پر نازل کردی گئی ہیں قرآن کریم کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ رمضان کی ایک رات میں پورا پورا لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر نازل کردیا گیا، مگر نبی کریم ﷺ پر اس کا نزول تئیس سال میں رفتہ رفتہ ہوا۔

فدیہ کی مقدار اور متعلقہ مسائل ایک روزہ کا فدیہ نصف صاع گندم (گیہوں) یا اسکی قیمت ہے، نصف صاع ہمارے مروجہ سیر اسّی تولہ کے حساب سے تقریباً پونے دو سیر ہوتے ہیں، اس کی بازاری قیمت معلوم کر کے کسی غریب مسکین کو مالکانہ طور پر دیدینا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

مسئلہ: ایک روزہ کے فدیہ کو دو آدمیوں میں تقسیم کرنا یا چند روزوں کے فدیہ کو ایک ہی شخص کو ایک تاریخ میں دینا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی کو فدیہ ادا کرنے کی بھی وسعت نہ ہو تو وہ فقط استغفار کرے اور دل میں نیت رکھے کہ جب ہو سکے ادا کر دوں گا۔ (معارف القرآن جلد اول)

اعلان

آپ حضرات کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مقامی مجلس دعوۃ الحق پر نام بٹ کا **ماہانہ اجتماع عصر تا بعد عشاء** بتاریخ ۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ بمطابق **02-10-2005** بروز اتوار بمقام **لال مسجد** پر نام بٹ انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ جسمیں مندرجہ ذیل نظام رہیگا۔

بعد نماز عصر: ایک گناہ کبیرہ بتانا • ایک سنت بتانا • قرآن پاک کی ایک آیت کی تصحیح
• آداب گشت • بعدہٗ گشت • تعلیم تسہیل قصد السبیل
• چائے و تیاری نماز مغرب

بعد نماز مغرب: • تلاوت کلام پاک • سنن نماز میں سے تین سنتوں کا عملی نمونہ (سلسلہ)
• بعدہٗ مہمان خصوصی کا اصلاحی خطاب • بعدہٗ دعا
• تیاری نماز عشاء

بعد نماز عشاء: • کھانے کی سنتیں • سونے کی سنتیں
• نماز کی عملی مشق • مراقبہ موت • دعا

آپ تمام حضرات سے اس اجلاس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

درسِ حدیث

قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

رمضان کے فضائل

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللہ تبارك وتعالیٰ عتقاء فی کل یوم ولیلة یعنی فی رمضان وان لکل مسلم فی کل یوم ولیلة دعوة مستجابة ۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کیلئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

بہت سی روایات میں روزہ دار کی دعا کا قبول ہونا وارد ہوا ہے بعض روایات میں آتا ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے مگر ہم لوگ کھانے پر اس طرح گرتے ہیں کہ دعا مانگنے کی تو کہاں فرصت خود افطار کی دعا بھی یاد نہیں رہتی حدیث میں آتا ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت دوسرے انصاف والے بادشاہ کی دعا تیسرے مظلوم کی دعا جس کو حق تعالیٰ شانہٗ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کیلئے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم ﷺ کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے حکم فرما دیتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو بہت سی روایات

سے رمضان کی دعا کا خصوصیت سے قبول ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ بے تردد بات ہے کہ جب اللہ کا وعدہ ہے اور سچے رسول کا نقل کیا ہوا ہے تو اس کے پورا ہونے میں کچھ تردد نہیں لیکن اس کے بعد بھی بعض لوگ کسی غرض کیلئے دعا کرتے ہیں مگر وہ کام نہیں ہوتا تو اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ دعا کے قبول ہونے کے معنی سمجھ لینا چاہئے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کی دعا نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہٗ کے یہاں سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور ملتی ہے یا خود وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی یا اس کے بدلے میں کوئی برائی مضیبت اس سے ہٹا دی جاتی ہے یا آخرت میں اسی قدر ثواب اس کے حصہ میں لگا دیا جاتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہٗ بندے کو بلا کر ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے دعا کرنے کا حکم دیا تھا اور اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی۔ وہ عرض کریگا کہ مانگی تھی۔ اس پر ارشاد ہوگا کہ تو نے کوئی دعا ایسی نہیں کی جس کو میں نے قبول نہ کیا ہو، تو نے فلاں دعا مانگی تھی کہ فلاں تکلیف مٹا دی جائے میں نے اس کو دنیا میں پورا کر دیا تھا اور فلاں غم کے دفع ہونے کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا کچھ اثر تجھے معلوم نہیں ہوا۔ میں نے اس کے بدلے میں فلاں اجر و ثواب تیرے لئے متعین کیا۔ حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو ہر ہر دعا یاد کرائی جاوے گی اور اس کا دنیا میں پورا ہونا یا آخرت میں اس کا عوض بتلایا جاوے گا۔ اسکے اجر و ثواب کی کثرت کو دیکھ کر وہ بندہ اس کی تمنا کریگا کہ کاش دنیا میں اسکی کوئی بھی دعا پوری نہیں ہوئی تھی کہ یہاں اس کا اس قدر اجر ملتا۔ غرض دعا نہایت ہی اہم چیز ہے۔ اس کی طرف سے غفلت بڑے سخت نقصان اور خسارے کی بات ہے۔ اور ظاہر میں اگر قبول کے آثار نہ دیکھیں تو بددل نہ ہونا چاہئے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی جانوں اور اولاد کو نیز مال اور خادموں کو بد دعا نہ دیا کرو۔ مبادا اللہ کے کسی ایسے خاص وقت میں واقع ہو جائے جو قبولیت کا ہے بالخصوص رمضان المبارک کا تمام مہینہ تو بہت ہی خاص وقت ہے اس میں اہتمام سے بچنے کی کوشش اشد ضروری ہے۔

حضرت عمرؓ حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ کو یاد کرنیوالا

شخص بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔

حضرت ابن مسعودؓ کی ایک روایت سے ترغیب میں نقل کیا ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ، اور اے برائی کے طلب گار بس کر اور آنکھیں کھول۔ اسکے بعد وہ فرشتہ کہتا ہے کوئی مغفرت کا چاہنے والا ہے کہ اسکی مغفرت کی جائے۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اس سب کے بعد یہ امر بھی نہایت ضرور اور قابل لحاظ ہے کہ دعا کے قبول ہونے کے لئے کچھ شرائط بھی وارد ہوئی ہیں کہ ان کے فوت ہونے سے بسا اوقات دعا رد کر دی جاتی ہے۔ منجملہ ان کے حرام غذا ہے کہ اس کی وجہ سے بھی دعا رد ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے پریشان حال آسمان کی طرف ہاتھ کھینچ کر دعا مانگتے ہیں اور یا رب یا رب کرتے ہیں مگر کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، ایسی حالت میں دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ (تبلیغی نصاب فضائل رمضان)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا برکت کا ذریعہ ہے

مُراد: دین کی رو سے پسندیدہ جگہوں میں خرچ کرنا۔

دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (**وماانفقتم من شیء فھو یخلفه وھو خیر الرازقین**). (سورہ سبا/۳۹)

ترجمہ: ''اور تم اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے، وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا بدلہ دیگا، اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے''

انوارِ سنت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتھم

چند سنتیں

اذان واقامت کی سنتیں ۱) اذان واقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔ ۲) اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے الفاظ جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔ ۳) اذان میں **حیّ علی الصلوٰۃ ،حیّ علی الفلاح** کہتے وقت مؤذن کو دائیں اور بائیں مُنہ پھیرنا سنت ہے لیکن سینہ اور قدم قبلہ رُخ ہی رہیں۔ ۴) جب مؤذن سے اذان کے کلمات سنیں تو جس طرح وہ کہے اُسی طرح کہتے جائیں اور **حیّ علی الصلوٰۃ وحیّ علی الفلاح** کے جواب میں **لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ** کہیں۔ ۵) فجر کی اذان میں **الصلوٰۃ خیر من النوم** کے جواب میں **صدقت وبررت** کہا جائے گا۔ ۶) اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دیا جائے گا لیکن **قدقامت الصلوٰۃ** کے جواب میں **اقامھا اللّٰہ وادامھا** کہا جائے گا۔ ۷) اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ دورد شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں جو بخاری شریف کتاب الاذان میں منقول ہے:۔ ۸) اذان کے بعد کی دعاء۔ **اللھم رب ھٰذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہط انک لا تخلف المیعاد ٥**

ترجمہ:۔ اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔

نماز کی اکیاون سنتیں

قیام میں گیارہ سنتیں ۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ ۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ ۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ ۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ ۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ ٦) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا۔ یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند۔ ۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔ ۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔ ۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ ۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ ۱۱) ثناء پڑھنا۔

قراءت کی سات سنتیں ۱) تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔ ۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ ۳) آہستہ سے آمین کہنا۔ ۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصّل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک عصر وعشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی سورۂ لم یکن سے سورۂ ناس تک کی سورتوں میں سے کوئی سورۃ پڑھنا۔ ۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ ٦) ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ ۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا۔ (پیارے نبی کی پیاری سنتیں)

تیرے محبوب کی یارب شباہت لیکر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لیکر آیا ہوں

ملفوظات

حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب قدس اللہ سرہٗ

ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کے ہر حرف پر دس نیکی ملنے کا جو وعدہ ہے وہ صحیح پڑھنے پر ہے مثلاً قُلْ کے دو حرف پر بیس نیکی کا وعدہ ہے لیکن اگر کوئی اسی لفظ قُلْ کو کُل پڑھے اور قاف نہ ادا کرے تو یہ ثواب کس طرح ملے گا اگر اردو کا امتحان لیا جا رہا ہو اور کہا جاوے کہ لکھو ظالم اور طالب علم لکھے جالم تو کیا آپ اسکو پاس کریں گے یا کوئی نمبر دیں گے حالانکہ صرف ایک حرف کو غلط لکھا ہے اور تین حرف کی اکثریت صحیح ہے۔ اسی طرح آپ نے کہا لکھو طوطا اس نے لکھا توتا تو آپ کیا نمبر دیں گے پس جو فیصلہ یہاں کریں گے قرآن پاک کی تلاوت میں بھی کرلیں۔ بہت اہتمام سے قرآن پاک کی تلاوت کو صحت حروف کے ساتھ مشق کریں قرآن پاک کی غلط تعلیم سے منتظمین مدرسہ بھی وبال سے نہ بچ سکیں گے۔

کسی شاعر کے کلام کو غلط پڑھ کر دیکھئے کہ اسے کس قدر ناگواری ہوتی ہے اور یہ کلام پاک تو کلام رب العالمین اور کلام احکم الحاکمین ہے اس کی صحت حروف اور قواعد تجوید کا کتنا اہتمام ہونا چاہئے اور قرآن پاک کی عظمت جس طرح ہے اسی طرح حفظ و ناظرہ کے طلبہ کا اکرام بھی قلب میں ہونا چاہئے۔

ارشاد فرمایا کہ جس طرح ماں باپ احسانات کے سبب اپنی اولاد کو جب ڈانٹتے اور مارتے ہیں تو لائق اولاد بھی اور تمام عقلاء زمانہ بھی اس کو شفقت اور محبت سمجھتے ہیں اسی طرح حق تعالیٰ جو رات دن بے شمار احسانات فرما رہے ہیں اور وہ ہمارے خالق اور مالک بھی ہیں تو ان کی طرف سے اگر ہماری طبیعت کے خلاف امور رنج و تکلیف کے پیش آجاویں تو اس وقت بھی راضی رہنا اور ان کی اطاعت میں لگے رہنا اصل عبدیت ہے یہ نہیں کہ جب تک حلوا ملتا رہا محبت اور اطاعت اور جب حلوا بند ہوجاوے تو شکایت حلوا کھلا کر امتحان نہیں ہوا کرتا امتحان محبت کا تو تکالیف میں ہوا کرتا

ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عبدیت اس کم عمری میں اللہ اکبر کس مقام پر تھی گردن پر چھری چلنے والی ہے اور باپ سے فرمارہے ہیں **ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین** ذبح میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے مگر راضی ہیں۔ عشق کے دعوی پر ایک حکایت مثنوی میں مذکور ہے ایک شخص ایک عورت کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اس نے پوچھا یہ کیا؟ اس نے کہا میں تجھ پر عاشق ہوں۔ اس نے کہا پیچھے دیکھ میری بہن مجھ سے بھی خوبصورت آرہی ہے اس نے فوراً پیچھے دیکھا پس اس نے کہا اے جھوٹے بے شرم اگر تو اپنے دعوی عشق میں صادق تھا تو غیر پر کیوں نظر ڈالی اس حکایت سے ہمارے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ حق تعالیٰ سے محبت کا دعوی ہے اور غیر حق سے بھی دل لگائے بیٹھے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ طلب علم دین فرض ہے اور **الدین یسر** دین کو آسان بھی فرمایا گیا ہے تو آج کل حق تعالیٰ نے ایک آسان صورت دل میں ڈالی ہے جس کا تجربہ بھی نہایت مفید ثابت ہورہا ہے وہ یہ کہ جہاں جہاں کتاب مثلاً دس منٹ سنانے کا نظم ہے تو دو منٹ اس میں سے نکال کر ایک سنت بتادی جائے اس طرح کہ مثلاً وضو کی ایک سنت بتائیں کہ پہلے نیت کرنا کہ وضو سے ہم نماز وتلاوت کے قابل ہوجاویں گے دوسرے دن دوسری سنت بتادی کہ بسم اللہ پڑھنا تیسرے دن تیسری سنت بتادی کہ دونوں ہاتھ گٹے تک دھونا اسی طرح تیرہ دن میں ترتیب وار تیرہ سنتیں عوام کو بھی یاد ہوگئیں پھر کھانے کی سنتیں بتائیں گئیں پہلے دن مثلاً دسترخوان بچھانا بتادیا دوسرے دن ہاتھ دھونا تیسرے دن **بسم اللہ علیٰ برکۃ اللہ** پڑھنا اس طرح پندرہ دن میں کھانے کی پندرہ سنتیں یاد ہوگئیں اور ایک دن میں ایک سنت اس طرح یاد ہوتی ہے کہ عمر بھر نہیں بھولتی۔

اسی طرح ایک طریقہ ہم نے اپنے یہاں اور جاری کیا ہے وہ یہ کہ عمریں گذر جاتی ہیں ہم کو الحمد شریف اور نماز کے اندر جو کچھ پڑھتے ہیں اس کے معنیٰ نہیں معلوم ہوتے۔ پس اس کی صورت یہ کی گئی ہے کہ ایک دن میں ایک لفظ کے معنیٰ بتائے گئے مثلاً پہلے دن **اعوذ** کے معنیٰ بتادیا کہ پناہ مانگتا ہوں دوسرے دن **باللہ** کے معنیٰ بتادیئے کہ اللہ کی مدد سے تیسرے دن **من الشیطان** کے معنیٰ بتادیئے کہ شیطان سے چوتھے دن **الرجیم** کے معنیٰ بتادیئے کہ جو مردود ہے اس طرح ۴ دن

میں **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** کے معنیٰ بے پڑھے لکھے لوگوں کو بھی یاد ہو گئے اور دو تین ماہ میں پوری نماز کے اندر جو کچھ پڑھتے ہیں عام لوگوں کو بھی اس کا ترجمہ یاد کرایا جا سکتا ہے اور ہمارے یہاں اس کا تجربہ بھی کر لیا گیا کہ جس روز کوئی نہیں آتا تو وہ دوسرے سے پوچھتا ہے کہ آج کس لفظ کے معنیٰ بتائے گئے ہیں اور کبھی کبھی امتحان بھی کر لیا جاوے تاکہ یاد رکھنے کی فکر رہے۔ اسی طرح ہر بچے کے ذمے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ اور بھائی بہن کو بھی یاد کرائے اور ہر بچے سے معلوم بھی کیا جاتا ہے کہ اپنے گھر میں بتایا یا نہیں۔ اس طرح سے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ذریعہ گھروں تک دین پھیلایا جا سکتا ہے اور سنتوں کا نور پورے ملک میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ اس طرز پر ہمارے یہاں کام ہو رہا ہے اور اس کے فوائد سامنے آ رہے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ نگاہ کی حفاظت تو کر لیتے ہیں مگر دل میں خیالی پلاؤ اڑاتے رہتے ہیں یعنی قلب سے مطالعہ حسن کرتے ہیں اس خیانت صدر سے بھی باطن کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور دل کے خراب ہونے سے پھر آنکھیں بھی خراب ہو جاتی ہیں دل کا اور آنکھوں کا آپس میں خاص رابطہ ہے پس نگاہ چشمی کی جس طرح حفاظت واجب ہے اسی طرح نگاہ قلبی کی حفاظت بھی واجب ہے کیونکہ نص قرآن سے خیانت عین اور خیانت صدر دونوں کی حرمت ثابت ہے۔ (مجالسِ ابرار)

تعلق مع اللہ

تنہائی میں اللہ عز وجل کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھو جیسا کہ اعلانیہ طور پر سب کے سامنے اللہ سے رکھتے ہو، اس لئے کہ علم کی حقیقت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ جلوت اور خلوت (ظاہر و باطن) یکساں نہ ہو جائے۔

(سراج الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

عمل صالح کی کسوٹی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اخلاص للہ کو جو کلمہ بیان کر رہا ہے وہ ہے **لا الہ الا اللہ** .اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی برحق ہے اسی کا حکم ماننے کے قابل ہے اور اسی کی رضا پر چلنے سے نجات حاصل ہوسکتی ہے اور اسی کلمہ کے دوسرے جزو **محمد رسول اللہ** سے نکلتا ہے اتباع سنت۔اس لئے کہ بطریق صواب وہی ہے جس کو سرکار دو عالم ﷺ نے کر کے دکھایا ہے یا جو آپ کے متبعین حضرات صحابہ کا تعامل ہے۔اس کا حاصل یہ نکلا کہ جس عمل میں **لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللہ** شامل ہوگا وہی عمل صالح ہوگا۔

ایک غلط فہمی عمل صالح اسے نہیں کہتے جس کو ہم اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ فلاں نے بڑے اچھے کام کئے۔رفاہِ عام کا کام کیا۔بہت ہی عمدہ کام کیا۔ہمارے اور آپ کے سمجھنے سے اور محض خیالات سے عمل صالح نہیں بنے گا۔اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہے۔

عمل صالح کی دو بنیادیں بلکہ عمل صالح بنتا ہے دو بنیادوں سے ایک بنیاد ہے اخلاص للہ اور دوسری بنیاد ہے اتباع سنت۔جس کام میں اخلاص ہے اور اتباع سنت بھی ہے وہ عمل صالح ہوگا۔ اب اگر اخلاص میں کمی آئی یعنی کسی کام میں رضائے خداوندی کے ساتھ کچھ مخلوق کی رضا بھی شامل ہوگئی یا نفس کی رضا کا دخل ہوگیا تو عمل خالص اللہ کے لئے نہ رہا۔اس لئے جس درجہ اخلاص میں غیر اللہ کی رضا شامل ہوگی شرک کی بنیاد پڑتی چلی جاوے گی اور شرک فی العمل ہو جائے گا۔

بدعت کی بنیاد **محمد رسول اللہ** کہنے کے معنے ہیں کہ اتباع ہو رسول اللہ ﷺ کی۔اب جس درجہ اتباع میں کمی آتی جائے گی اسی درجہ ابتداع اور بدعت کی بنیاد پڑتی چلی جاوے گی جو شرک تک پہنچادے گی۔تو دین کی اصلاح کی دو بنیادیں ہیں،اخلاص اور اتباع،اور دین کے فساد کی دو

بنیادیں ہیں شرک اور بدعت **لا الہ الا اللہ** میں کمی آنے سے شرک کی ابتدا ہوتی ہے اور **محمد رسول اللہ** میں کمی آنے سے بدعت کی ابتدا ہوتی ہے۔

ہر آدمی کا کام اب ہر آدمی کا کام ہے کہ اپنے ہر کام میں غور کرے کہ جو کام میں کر رہا ہوں اس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شامل ہے یا نہیں جس پر اس کے ایمان کا دار مدار ہے۔ اگر ہے تو عمل صالح ورنہ عمل طالح۔ ایک تو ہے صریح چیز جس کو شریعت نے صراحۃً ممنوع قرار دیا ہے اس کو اگر جائز کرنے کی فکر میں ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اخلاص تو پہلے ہی کھودیا، وہ کام رضائے حق کے لئے نہ رہا اور ساتھ میں اتباع کو بھی خیر باد کہہ دیا، لہٰذا وہ رسالت کی پیروی نہ رہی تو اس عمل میں برکت کہاں سے ہوگی اس سے جتنے بھی آثار پیدا ہوں گے وہ سب نجس اور ناپاک ہوں گے۔ اس لئے کہ معدہ ہی درحقیقت حوض بدن ہے اس کا پانی گندہ ہوا تو ایک ایک عضو میں گندگی پہنچے گی۔ معدہ میں پاک چیز بھری ہوتی ہے تو ہر عضو میں پاک چیز پہنچے گی ایمانی خوشبو پیدا ہوگی۔ اسی لئے حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جب مرنے کا وقت قریب ہوتا ہے اور ملائکہ روح نکالتے ہیں تو ملائکہ ہاتھوں کو، پیروں کو، منھ کو، سونگتے ہیں کہ ان میں ایمان کی خوشبو کتنی ہیں۔ وہ جو قلب کا ایمان ہے جب وہ پھیلتا ہے تو ہاتھ پیر پر آتا ہے عمل کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے تو ملائکہ اس سے اندازہ کر لیتے ہیں کہ اس کے ہاتھ پیر میں ایمان کی اس قدر خوشبو ہے۔

ایمان کی جانچ ابتدا سے لیکر انتہا تک اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف دو ہی چیزوں کی جانچ ہے وہ یہ کہ ہر عمل میں ایمان کا دخل ہو اور ہر عمل میں اتباع کا دخل ہو۔ ایمان میں کمی آئی شرک پیدا ہوا، اتباع میں کمی آئی بدعت پیدا ہوی اور یہ دونوں چیزیں دین کے فساد کی ہیں تو آدمی قومی ہمدردی کرے اور دین کو پہلے ہی خیر باد کہہ دے یہ ہمدردی کیا ہوی یہ تو نہ اپنی ہی ہمدردی رہی نہ قوم کی ہمدردی رہی۔



رمضان کے اثرات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

نفس سے یہ کہدو کہ رمضان تک کوئی گناہ نہ کرے اور صرف ایک مہینہ کا عہد اس سے لو پھر اس کے بعد میرا یقین ہے کہ رمضان تقوی کی حالت میں گذر گیا تو پھر یہ تقوی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ٹوٹے گا۔ایک بزرگ کا قول ہے کہ رمضان جس حالت پر گذرتا ہے بقیہ گیارہ مہینہ بھی نہایت آسانی سے اسی حالت پر گذر جاتے ہیں اور آسانی سے اس لئے کہا کہ تم یہ نہ کہو کہ گناہ سے گیارہ مہینہ تک بچا رہنا تو یہ ہمارا فعل اختیاری ہے۔اگر ہم قصد کریں گے تو بچے ہی رہیں گے اس میں رمضان کو کیا فضل ہوا۔تو صاحبو فرق یہ ہے کہ ویسے دشواری سے بچتے اور رمضان کی برکت سے با آسانی بچ سکو گے اور قصد کی ضرورت تو ہر حال میں ہے غرض اس ماہ کے لئے سب گناہ چھوڑ دو زبان کے گناہ بھی جیسے گالیاں غیبت شکایت کرنا کسی ناجائز مضمون کا پڑھنا۔کان کے گناہ بھی جیسے گالیاں سننا گانا سننا۔ہاتھ کے گناہ بھی جیسے کسی پر ظلم کر کے اس کو مارنا پیٹنا سودی مضمون کا لکھنا وغیرہ۔اسی طرح پیر کے گناہ بھی جیسے ناچ کی مجلس میں جانا جھوٹے مقدمہ کی پیروی کیلئے جانا۔ جھوٹی شہادت کیلئے جانا۔

پیٹ کا گناہ اور سب بڑھ کر ایک گناہ ہے کہ اس کو تو ضرور چھوڑ دینا چاہئے یعنی پیٹ کا گناہ کیونکہ اگر اس کو نہ چھوڑا تو دوسرے گناہوں کا چھوڑنا نہایت دشوار ہوگا۔اس لئے کہ پیٹ تمام بدن کا حوض ہے یہ ایک حدیث ہے پس اگر اس میں گندا پانی ہوگا تو تمام نالیوں میں گندا ہی پہنچے گا۔اور یہ حدیث صحت ظاہر و باطن دونوں کے لئے عام ہے یعنی ظاہری بیماریاں بھی جتنی پیدا ہوتی ہیں اکثر ان کا سبب پیٹ ہی کی خرابی ہوتی ہے اسی طرح باطن کے امراض بھی جس قدر پیدا ہوتے ہیں ان کا منبع بھی بطن ہے تو جس طرح ظاہری امراض کے واسطے طبیب کے قول پر عمل کر کے پیٹ کی اصلاح کرتے ہو اسی طرح باطنی امراض کے ازالے کے لئے اطباء باطن کے قول پر عمل کر کے حرام کھانا چھوڑ دو

صحت ایں حس بجوئید از طبیب　　　　صحت آں حس بجوئید از حبیب

تو ایک صحت روحانی ہے اور ایک صحت جسمانی۔ جسمانی تو یہ کہ جیسی غذا معدے میں ہوگی اسی کے مناسب سب جگہ تقسیم ہوگی۔ اور روحانی یہ کہ اگر حلال غذا معدے میں پہنچی تو تمام اعضاء کو توفیق نیک اعمال کی ہوگی اور اگر حرام غذا پہنچی تو تمام اعضاء کو معاصی کی طرف میلان ہوگا۔ تو کم ازکم اتنا کرو کہ رمضان بھر کے لئے تو رشوت کا، سود کا، غصب کا، موروثی کا اناج نہ کھاؤ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ رمضان کے بعد مثلاً موروثی کا کھانا حلال ہوجائے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر رمضان بھر اس سے بچے رہے تو پھر امید ہے کہ ہمیشہ بچے رہو گے اور جو لوگ ایسے ہیں کہ ان کے پاس تمام آمدنی موروثی ہی کی ہے تو وہ کم سے کم اتنا کریں کہ کسی سے بے سودی سے ادھار لے لیں اگر چہ اس کو اگلے ہی دن ادا کردیں اور جس جگہ سے بھی ادا کریں۔ مگر وہ اناج حلال ہوجائے گا اگر چہ یہ مسئلہ کہنے کے قابل نہ تھا کیونکہ اس سے لوگوں کی جرات بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ لیکن شفقت کے غلبے نے کہلا دیا کہ ایک دس روپیہ کا اناج ادھار لے لو اور اگر روپیہ نہ ہوں تو اناج ہی ادھار لے لو۔ اور اس میں ایک مسئلہ بھی سمجھ لو یعنی اناج ادھار لینے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ ہم تم کو اس کے عوض میں فلاں اناج دے دیں گے یہ تو ناجائز ہے اور اس میں بہت تفصیل ہے۔ دوسرا طریق وہ ہے کہ جس طرح علی العموم گھروں میں ادھار لیا جاتا ہے کہ ایک سیر بھر آٹا دے دو جب ہمارے پاس ہوگا تو تم کو دے دیں گے تو تم اسی طرح بنئے سے اناج قرض لے لو اور پھر اس کا قرض چاہے موروثی اناج میں سے ادا کردینا اور بنئے کے لئے موروثی اناج لینا حرام نہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سی باتیں اس کو حرام نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کا باغی ہے اس کے جرم بغاوت کے سامنے کہ وہ بہت بڑا جرم ہے ان چھوٹے چھوٹے جرموں پر مقدم نہیں ہوتا۔ غرض بنئے سے یوں کہو کہ ہم کو اناج ادھار دے دو پھر ہم ادا کردیں گے اس کے بعد چاہے ایک گھنٹہ میں ہی ادا کردینا۔ اور اگر بے سودی نہ ملے تو ہرگز نہ لو مگر انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا مگر یہ نہ سمجھنا کہ یہ تو بہت اچھی ترکیب معلوم ہوگئی۔ اب جب کبھی حرام چیز آیا کرے گی اس کے بدلے میں حلال چیز لے لیا کریں گے سو یاد رکھو کہ میں نے جو بتلایا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں کچھ بھی گناہ نہ ہوگا کئی گناہ اس میں بھی جمع ہیں۔ اول

حرام اناج یا مال لینا۔ دوسرے کسی کو حرام دینا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں حرام کھانے سے بچ جائے گا گو دوسرے گناہ رہیں کہ ان کا ترک بھی واجب ہے اور حرام دینا یا کھلانا کسی کو ایسا گناہ ہے کہ کتے کو بھی کھلانا درست نہیں۔ اور اس سے معلوم ہوگیا کہ اکثر لوگ جو ناپاک چیز گائے یا بھینس کو کھلا دیتے ہیں یا بھنگن کو دے دیتے ہیں یہ جائز نہیں، البتہ یہ جائز ہے کہ کسی جگہ رکھ دیا جائے اور وہ حرص کے مارے بغیر تمہارے ایماء کے خود ہی اٹھا کر لے جائے یا کتا خود کھالے لیکن اگر تم سے کوئی پوچھتے کہ میں اٹھالوں یا نہیں تو تم صاف کہدو کہ ہم سے کیوں پوچھتے ہو۔

غرض رمضان میں ہر قسم کے گناہ بالکل چھوڑ دو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہ روزہ مبارک روزہ ہوگا اور پھر وہ روزہ تمہاری شفاعت کرے گا اور وہ روزہ ہوگا جس کی بابت فرماتے ہیں **انا اجزی به** اور اگر گناہ نہ چھوڑے تو روزہ تو ہوگا لیکن ایسا ہوگا کہ جیسے تم کسی اپنے دوست سے کہو کہ ہم کو ایک آدمی لادو اور وہ کسی ایسے آدمی کو لادے کہ اس کے کان بھی نہ ہوں آنکھ بھی نہ ہو لنگڑا بھی ہو لنجا بھی ہو بات بھی نہ کرسکتا ہو، تو یہ شخص آدمی تو ضرور ہے، لیکن محض بیکار۔ صرف ایک سانس کے چلنے کی وجہ سے اس کو حیوان ناطق کہیں گے تو جیسے یہ شخص آدمی ہے بھی اور نہیں بھی ایسا ہی یہ روزہ ہے اور نہیں ہے اور یہ روزہ اس قابل ہے کہ اس کو روضہ میں دفن کردیا جائے۔ اس لئے حضور ﷺ اس حدیث میں ترغیب دے رہے ہیں کہ روزہ میں گناہ کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

اب ختم کرتا ہوں مجھے جو کچھ کہنا تھا میں کہہ چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین　(مفاسد گناہ)

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

سیرت خاصان حق

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے جو علم وعمل کا مجمع البحرین تھے آپ نے حضرت عبداللہ ابن عباس حضرت ابوسعید خدری حضرت انس ابن مالک جیسے بلند مرتبہ شخصیتوں کے صحبت یافتہ ہیں حجاج بن یوسف ثقفی کے مظالم اور سفاکیوں سے سخت نالاں تھے چنانچہ آپ نے فتویٰ دیدیا کہ حکومت وقت کے خدا کے بندوں پر مظالم، نمازوں میں تاخیر مسلمانوں کی تذلیل وتحقیر پر اس کا مقابلہ کرو اس فتویٰ کی بناء پر حجاج آپ کا جانی دشمن بن گیا اور آپ کو اپنے دربار میں طلب کیا تو اس موقع پر حضرت سعید ابن جبیر اور حجاج کے درمیان جو گفتگو ہوی تاریخ نے اسے اپنے صفحات میں محفوظ کرلیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

حجاج: (طنزاً) تمہارا نام کیا ہے؟

سعید: سعید ابن جبیر (سعید کے معنے نیک بخت اور جبیر کے معنے اصلاح یافتہ چیز کے ہیں)۔

حجاج: (چیں بجبیں ہوکر) تم شقی ابن کسیر ہو (شقی بد بخت اور کسیر کے معنے ٹوٹی پھوٹی چیز کے ہیں)۔

سعید: میری ماں میرا نام تجھ سے بہتر جانتی تھی

حجاج: تم بھی بد بخت ہو اور تمہاری ماں بھی بد بخت

سعید: غیب کا علم تیرے پاس نہیں یہ کسی دوسری ذات کے پاس ہے

حجاج: میں تم کو دنیا کے بدلے بھڑکتی ہوی آگ کے سپرد کروں گا

سعید: اگر میں یہ جانتا کہ ایسا کرنا تیرے اختیار میں ہے تو تجھے عبادت کے لائق سمجھتا

حجاج: رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

سعید: آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے، ہمارے ہادی اور رہبر تھے، اور رحمۃ للعالمین تھے

حجاج: خلفاء کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟

سعید: میں ان کا وکیل نہیں ہوں

حجاج: ان میں کون سب سے بہتر تھا؟

سعید: جو میرے خالق کی رضا کا سب سے زیادہ پابند تھا

حجاج: امیر المؤمنین عبدالملک کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

سعید: اس کے بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ تمہارا وجود ہے

حجاج: میرے متعلق کیا کہتے ہو؟

سعید: تمہارا قول وفعل کتاب اللہ کے خلاف ہے تم اپنا رعب قائم کرنے کیلئے ناحق خون بہاتے ہو یہ کام تمہیں برباد کررہے ہیں کل داورِ محشر کے سامنے حاضر ہوں گے تو عافیت کا پتہ چل جائے گا

حجاج: تم پر ہلاکت ہو

سعید: ہلاکت اس شخص پر ہے جس کو جنت سے الگ کرکے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا

حجاج: تم ہنستے کیوں نہیں؟

سعید: وہ کس طرح ہنس سکتا ہے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور مٹی کو آگ کھا جاتی ہے

حجاج: پھر ہم لوگ تفریحی چیزوں سے کیوں ہنستے ہیں؟

سعید: سب کے دل یکساں نہیں ہوتے

حجاج: تم نے تفریح کا سامان دیکھا بھی ہے؟ معاً اس نے بانسری بجانے کا حکم دیا سعید ان کی آواز سن کر رونے لگے۔ حجاج نے کہا یہ رونے کا کیا موقع ہے عود اور بانسری کے نغمے تو تفریح بخش ہیں ۔سعید نے جواب دیا۔نہیں، بانسری کے آواز نے مجھے وہ دن یاد دلا دیا جب صور پھونکا جائے گا اس گفتگو کے بعد حجاج نے کہا، سعید تمہاری حالت قابلِ افسوس ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا وہ شخص افسوس کے قابل نہیں ہے جو آگ سے نجات پا گیا ہو اور جنت میں داخل کر دیا گیا ہو

حجاج: کیا میں نے تمہیں کوفے کا امام اور قاضی نہیں بنایا تھا؟

سعید: بے شک بنایا تھا

حجاج: کیا میں نے تمہیں خیرات کرنے کیلئے ایک لاکھ کی رقم نہیں دی تھی؟

سعید: بے شک دی تھی

حجاج: تو پھر تم میری مخالفت پر کیوں کمر بستہ ہوئے

سعید: تمہارے مظالم اور بداعمالیوں نے مجھے اس پر مجبور کیا

حجاج: خدا کی قسم میں تجھے قتل کئے بغیر یہاں سے نہ ہٹوں گا

سعید: کوئی بات نہیں تم میری دنیا خراب کرو گے میں تمہاری آخرت برباد کروں گا

حجاج: بتاؤ تم کس طریقے سے قتل ہونا پسند کرو گے؟

سعید: تو خود ہی پسند کر۔ ربِ اکبر کی قسم جس طرح تو مجھ کو قتل کرے گا اسی طرح خدا تجھکو آخرت میں قتل کرے گا

حجاج: کیا تمہارا جی چاہتا ہے کہ تمہیں معافی مل جائے؟

سعید: معافی دینا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اور رہا تو۔ تو یہ تیری قدرت سے باہر ہے کہ کسی کو بری کرے یا کسی کا عذر قبول کرے

حجاج: تو میں تم کو ضرور قتل کروں گا

سعید: ہر شخص کی موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اگر میرا آخری وقت آگیا ہے تو اسے کوئی ٹال نہیں سکتا اگر ابھی وقت نہیں آیا تو کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔ (سلسلہ جاری) (یہ تیرے پُراسرار بندے)

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ہو
ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

ضروری مسائل

روزے کا بیان

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حدیث شریف میں روزے کا بڑا ثواب آیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کا بڑا رتبہ ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے، اس کے سب اگلے گناہ بخش دیئے جائینگے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے مُنہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ قیامت کے دن روزے کا بیحد ثواب ملے گا۔ روایت ہے کہ روزے داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے نیچے دستر چنا جاوے گا۔ وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں ہوں گے اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہیں۔ ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا، بڑا گناہ ہوگا اور اس کا دین کمزور ہو جاوے گا۔

مسئلہ:۔ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہوں، فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو، روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے۔ اور اگر کوئی روزے کی نذر کرلے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا اور کفّارے کے روزے بھی فرض ہیں اور ان کے سوا اور سب روزے نفل ہیں۔ رکھے تو ثواب ہے، اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے تین دن بعد تک روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ:۔ جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اُسوقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور بی بی سے ہم بستر نہ ہو۔ شرع میں اِسکو روزہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں دھیان تو ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا اور نہ پیا نہ بی بی سے ہم بستر ہوا تو اس کا روزہ ہوگیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے یا اللہ تعالیٰ میں کل آپ کا روزہ رکھوں گا تو بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ:۔ شرع سے روزے کا وقت صبح سے شروع ہوتا ہے اِسلیئے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے بعضے لوگ پچھلے کو سحری کھا کر نیت کر کے لیٹ رہتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہئے۔ یہ خیال غلط ہے جب تک صبح نہ ہو برابر کھاتا پیتا رہے چاہے نیت کر چکا ہو۔ یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے کا بیان مسئلہ:۔ رمضان کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ تھا، بلکہ صبح ہوگئی، تب بھی یہ خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گا اور دن چڑھے خیال آ گیا کہ فرض چھوڑ دینا بُری بات ہے اِسلیئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا۔ لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکا ہو، تو اب نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ:۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

مسئلہ:۔ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کا اِتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے۔ بس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو، رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ:۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان کا چاند نکل آوے۔ تو صبح کو روزہ رکھو۔ اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح روزہ نہ رکھو۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مسئلہ:۔ انتیسویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا اور کسی مقررہ دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا، اب اُسکی قضا نہ رکھے۔

مسئلہ:۔ بدلی کی وجہ سے انتیس تاریخ رمضان کا چاند دکھائی نہیں دیا تو دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نہ کچھ کھاؤ نہ پیو۔ اگر کہیں سے خبر آ جائے تو اب روزے کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ (بہشتی ثمر حصہ دوم)

گناہ کے نقصانات

پانچواں نقصان ۔ گناہ کرنے سے دل کی مضبوطی اور دین کی پختگی جاتی رہتی ہے ۔ (باقی آئندہ)

چند گناہ کبیرہ جن پر وعید آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

۲۹) بدکاری کرنا

۳۰) چوری کرنا

۳۱) ڈکیتی ڈالنا

۳۲) جھوٹی گواہی دینا

۳۳) یتیم کا مال کھانا

۳۴) ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ان کو تکلیف دینا

۳۵) بے خطا جان کو قتل کرنا (باقی آئندہ)

۱۔ الایمان باللہ وصفاتہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف : دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

نظر فرمودہ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ

عقیدہ ۴ : اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور پوجنے کے لائق ہے، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، قوت وطاقت والا ہے، حکمت والا ہے، ہدایت دینے والا ہے، نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے، انعام دینے والا ہے، سزا دینے والا ہے، انصاف والا ہے۔

عقیدہ ۵ : اللہ تعالیٰ ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی چاہے بڑھادے، جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے، دعا کا قبول کرنے والا ہے، سب کا کام بنانے والا ہے سب آفتوں سے بچانے والا ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، اس کی اور بھی اچھی اچھی صفتیں ہیں۔

عقیدہ ۶ : اللہ کو کبھی موت نہ آئے گی، آسمان اور زمین میں کوئی ذرّہ اس کے علم سے چھپا ہوا نہیں کوئی چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں، نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے، وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں، نہ اس کی کوئی ابتدا ہے نہ انتہا ہے، اس میں کوئی عیب اور برائی کی صفت نہیں۔ (اسلامی عقائد)

کہاں میں کہاں خاکِ دربارِ عالی

لگا جیسے پہلو میں دل خالی خالی
ہٹی جیسے نظروں سے روضہ کی جالی

درِ پاک پر جا کے خود کو جو دیکھا
بڑی شرم سے میں نے گردن جھکالی

بجز مہربانی کے اور کیا کہوں میں
کہاں میں کہاں خاکِ دربارِ عالی

میرے آقا مجھ پر کرم کیجئے گا
میں آیا ہوں در پر بھکاری سوالی

وہاں مجھ پہ بھی اک نگاہِ شفاعت
جہاں آپ ہوں گے شفیعِ مثالی

ہجوم وساوس یہ بے کیفی واللہ
نگاہِ کرم کس نے دیکھو ہٹا لی

فراق مدینہ کی وہ بے قراری
پتہ ہی نہیں میں نے کیسے سنبھالی

یقیناً یہ فیض مدینہ ہے ذاکر
بڑی خوب لکھی ہیں باتیں نرالی

حضرت مولانا محمد ذاکر رحیمی صاحب دامت برکاتہم

اغراض و مقاصد

مقامی مجلس دعوۃ الحق

الحمدللہ شروع ہی سے باہم مشوروں کے ساتھ شہر کے اندر مجلس یہ خدمات انجام دے رہی ہے

۱) شہر کی مساجد میں ائمہ مساجد کے ذریعہ نماز کے بعد ایک منٹ کا مدرسہ سنانا۔

۲) شہر کے اطراف ونواح کے علاقوں میں ہر پیر بعد نماز عصر مجلس کے علماء وارا کین گشت کے ذریعہ گھر گھر پہنچ کر ایک گناہ کا نقصان اور ایک طاعت کا فائدہ بتانا پھر بعد نماز مغرب مسجد میں مردوں کو جوڑ کر علمائے کرام کے بیانات کا نظم اور نماز کی عملی مشق کا اہتمام کرنا۔

۳) ہر قمری مہینہ کے آخری اتوار کو شہر کی دو تین مساجد میں اکثر بیرونی اکابر علماء اور کبھی حسب ضرورت مقامی علمائے کرام کے اصلاحی مواعظ کا نظم کرنا۔

۴) قرآن کریم اور دینی کتابوں کے بوسیدہ پرزوں کو اہتمام واحترام کے ساتھ کہیں دفن کرنیکی غرض سے جابجا پلاسٹک بکیٹوں کا انتظام کرنا۔

۵) جن مساجد میں قرآن بغیر جزدان کے رکھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں جزدانوں کا انتظام کرنا۔

۶) ہفتہ میں دو دن مؤذن حضرات کو جوڑ کر اذان واقامت کی اصلاح اور عملی مشق کرانا۔

۷) مجلس دعوۃ الحق کے دستور کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کی صحیح قرآنی تعلیم کے لئے مدارس کا قیام اور نظم کرنا۔

۸) اسی مقصد کے تحت تعلیم بالغان کا جز وقتی نظم بھی جاری ہے۔

۹) حضرات اکابرین کے مواعظ وملفوظات کے منتخب کتابچے ہر ماہ شائع کر کے گھر گھر تقسیم کرنا۔

۱۰) قمری حساب سے محرم میں اسلامی کیلنڈر شائع کرنا۔

۱۱) ان تمام امور کی باقاعدہ ترتیب وتعمیل کیلئے مستقل دفتر موجود ہے جہاں دو علماء اس غرض سے متعین ہیں کہ پوری کارروائی کو تحریراً محفوظ کریں اور مجلس کے ماہانہ اجلاس میں طے شدہ امور کو عملی جامہ پہنائیں۔

DAWAT-UL-HAQ
43, Mulla Street, Pernambut - 635 810 Tamilnadu
Phone : 04171-231292

جواہر حکمت

وقت عمل کب آئیگا ہم ہیں کس انتظار میں
اب بھی ہے کیا کوئی کسر ذلت وافتقار میں

ابتو عجیب حال ہے جو ہے گنہ حلال ہے
عیب بھی اب کمال ہے گردش روزگار میں

کیسایہ انقلاب ہے دیکھ کے دل کباب ہے
کہتے ہیں اب ثواب ہے سود میں اور قمار میں

بیٹھے ہو کیا اٹھو اٹھو ہاتھ میں ابتو سیف لو
راہ خدا میں جان دہ حوریں ہیں انتظار میں

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)